قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ — قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـہ

نمبر ۶۳ | مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ہ رجب ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پھوڑے کا زخم خدا تعالےٰ کے فضل سے اندمال پا گیا ہے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

یہ خبر خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ ۲۰ نومبر سے منارۃ المسیح پر چار گیس کے لیمپ لگا دیئے گئے ہیں جو ایک ایک ہزار بتی کی طاقت رکھتے ہیں۔ ان کی روشنی سارے قصبہ کے علاوہ بیرونی محلوں تک پہنچتی ہے۔ امید ہے جلسے سے قبل کلاک بھی لگ جائیگا۔

امسال سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ہونگی ۲۶ کو جمعہ کا دِن ہے مفصل پروگرام اگلے پرچہ میں شائع کیا جائیگا۔

مولوی مصباح الدین احمد صاحب کے ہاں تیسرا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ناصر الدین احمد نام رکھا مبارک ہو۔

۲۳ نومبر گورداسپور گورنمنٹ ہائی سکول کی ہاکی اور کرکٹ کی ٹیمیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میچ کھیلنے آئیں۔ ہاکی تعلیم الاسلام ہائی سکول نے دو گول پر جیتی۔ اور کرکٹ کا میچ بسبب قلت وقت تعلیم الاسلام سکول کے حق میں بند ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو

"ہر ایک بات کے لئے ایک حد ہوتی ہے۔ اور خشک سالی کے بعد جنگل کے حیوان بھی بارش کی امید میں آسمان کی طرف مُنہ اُٹھاتے ہیں۔ آج ۱۳۰۰ برس کی دھوپ اور امساک باران کے بعد آسمان سے بارش اُتری ہے۔ اب اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ برسات کا جب وقت آ گیا ہے۔ تو کون ہے۔ جو اس کو بند کرے۔ یہ ایسا وقت ہے۔ کہ لوگوں کے دِل حق سے بہت ہی دور جا پڑے ہیں۔ ایسا کہ خود خدا پر بھی شک ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سم الفار کو اگر کوئی شخص طباشیر سمجھ لے۔ تو بلا خوف و خطر کئی ماشوں تک کھا جاویگا۔ اگر یقین رکھتا ہو۔ کہ یہ زہر قاتل ہے۔ تو ہرگز اسکو منہ کے قریب بھی نہ لائیگا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو۔ کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے۔ اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے۔ مگر اپنے دِل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس کو ہمارے مواخذہ کا خوف نہیں۔ اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دِن میں۔ اندھیرے میں اور اُجالے میں خلوت میں اور جلوت میں۔ ویرانے میں اور آبادی میں۔ گھر میں اور بازار میں۔ ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے۔ جو ہر حال اور ہر وقت میں اسکی نگران اور اسکے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔ کیونکہ در اصل نیک وہی ہے۔ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہو۔ وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔ مہر پیدا یسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں۔ کہ وہ حسن اخلاق کو پا سکے۔" (اخبار الحکم ۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء)

اخبار احمدیہ

عہدیداران احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

آئندہ کے لئے حسب ذیل کارکنان کا انتخاب ہوا ہے۔ (۱) پریذیڈنٹ۔ قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۲) وائس پریذیڈنٹ۔ مولوی عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ (۳) سکرٹری۔ ملک عبد الرحمن صاحب خادم۔ گجراتی۔ (۴) اسسٹنٹ سکرٹری۔ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (۵) فنانشل سکرٹری میاں غلام مرتضےٰ صاحب۔

عہدہ داران احمدیہ ہوسٹل ایسوسی ایشن لاہور

(۱) وائس پریذیڈنٹ ماسٹر نذیر خان صاحب بی۔ اے۔ (۲) سکرٹری حافظ مرزا ناصر احمد صاحب۔ (۳) گیم سکرٹری۔ ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب۔

عہدیداران جماعت احمدیہ مظفر گڑھ

(۱) پریذیڈنٹ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن (۲) جنرل سکرٹری آنریری لفٹنٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب۔ بی۔ اے۔ پنچائت آفیسر۔ (۳) سکرٹری تعلیم و تربیت۔ جناب راجہ علی محمد صاحب افسر مال۔ (۴) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ محمد شمس الدین بھاگلپوری (خاکسار محمد شمس الدین)

ضرورت پتہ

میاں نصیر بخش صاحب ۱۹۱۹ء میں میڈیکل لائن میں تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ مجھے ان کے مکمل پتہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی بھائی کو علم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔ اور اگر یہ سطور خود ان کی نظر سے گذریں۔ تو وہ خود اپنا پتہ دیدیں۔ (ناظر بیت المال)

قبول اسلام

۱۹ر نومبر ایک شخص مسمی تلوک سنگھ میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام عبد السلام رکھا گیا۔ (خاکسار غلام احمد ایڈووکیٹ پاکپتن۔

رسول انجینئرنگ سکول کے امیدوار

جو احمدی طلباء امسال گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات کے امتحان مقابلہ میں شامل ہوتے ہوں۔ وہ مجھے جلد از جلد بذریعہ خط اطلاع دیں۔ ممکن ہے۔ میں ان کی کچھ خدمت کر سکوں (بشیر احمد۔ اوورسیئر کلاس گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار عبد الرحمن لالہ موسیٰ)

(۲) دو تین سال سے میں مالی ابتلاء میں ہوں۔ کئی گائیں اور بھینسیں مر گئی ہیں۔ احباب میرے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام دین علینو والی)

سائمن رپورٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تبصرہ

مسلمانان ہند کے متعلق ایک اہم تصنیف

سائمن رپورٹ میں نہ صرف مسلمانان ہند کے بعض اہم حقوق اور مطالبات نظر انداز کر دیئے گئے تھے۔ بلکہ ان کے خلاف ایسے دلائل بھی پیش کئے گئے تھے۔ جن سے سائمن رپورٹ کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنے والوں کو مغالطہ لگ سکتا تھا۔ چونکہ یہ امر مسلمانوں کے لئے بے حد نقصان رساں تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود علیل اور عدیم الفرصت ہونے کے سائمن رپورٹ پر تبصرہ رقم فرمایا جس میں مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی پُر زور تائید کی گئی۔ اور زبردست دلائل سے انکی اہمیت ثابت کی گئی۔ یہ کتاب انگریزی میں چھاپ کر ولایت بھیجدی گئی ہے۔ تاکہ گول میز کانفرنس کے ممبروں اور دوسرے سرکاری حلقوں میں اس کی اشاعت کی جائے۔ لیکن ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس کا مطالعہ کرے۔ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش کریں۔ خوبصورت ٹائپ۔ عمدہ کاغذ کے ۴۵۹ صفحات کی کتاب ہے۔ اور قیمت صرف دو روپے چار آنے (۲۴؎) علاوہ محصولڈاک۔ دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب قادیان سے طلب کی جائے۔

(۳) مولوی محمد طفیل صاحب عربک ٹیچر ساکن ضلع کرنال کو مقامی ہندوؤں کی طرف سے سخت تکالیف پہنچائی جارہی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اعظم بٹالوی)

(۴) ہمارے دوست میاں فتح دین صاحب ساکن کمیوہ مخالفین کی طرف سے تکلیف میں ہیں۔ احباب انکی تکالیف کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار حمید بدشاہ)

اعلانات نکاح

میرا نکاح سیدہ زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دو سو روپے کے کنگن طلائی حق مہر پر مسماۃ کندن عزیزہ دختر شیر محمد خان صاحب احمدی کے ساتھ ۱۳ر نومبر ۱۹۳۰ء کی درمیانی شب بمقام مسجد احمدیہ بستی بزدار پڑھا۔ (خاکسار۔ میر محمد پٹواری بستی بزدار)

(۲) چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ولد چوہدری مہر دین صاحب احمدی سکنہ کھاریاں کا نکاح مسماۃ رحمت بنت چوہدری دلیداد صاحب سکنہ کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ پانچسو روپیہ حق مہر پر جو نقد ادا کر دیا گیا۔ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں نے ۱۳ر نومبر ۱۹۳۰ء کو پڑھا۔ (خاکسار محمد الدین از تہال)

دعائے مغفرت

خاکسار کا پیارا بھائی عزیز اصغر علی خان ۱۴ر اکتوبر کو اپنے مولا کریم سے جا ملا۔ جوانا مرگ کا صدمہ تمام خاندان خصوصاً ضعیف والدہ صاحبہ کو بہت زیادہ ہے مرحوم تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ گیا۔ احباب ہم سب کے لئے اور مرحوم کی مغفرت کی دعا فرمائیں (خاکسار اکبر علی بٹالوی ضلعدار نہر پٹی)

(۲) میرا لڑکا جو ۱۲ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوا تھا۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۳۰ء کو فوت ہو گیا احباب دعائے مغفرت کریں اور باقیماندہ ایک لڑکی اور ایک لڑکے کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں عمر دراز عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں سرفراز کرے۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر)

(۳) ہماری جماعت امرتسر کے مخلص دوست شیخ عبد المالک صاحب کی لڑکی امۃ القیوم عمر تخمیناً ۴ سال ناگہاں کھیلتی ہوئی کوٹھے سے گر کر ۷ر اکتوبر کو انتقال کر گئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ والدین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر)

(۴) ۸ر اکتوبر کو کمترین کی اہلیہ اس جہان فانی سے رحلت کر گئی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (خاکسار حکیم نواب علی صدر سیالکوٹ)

(۵) میرے بھائی حبیب احمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ احباب دعا مغفرت کریں۔ (بندہ عبد الکریم از کپورتھلہ)

(۶) جماعت احمدیہ لودی ننگل کے مخلص ممبر چوہدری ارو ڑا صاحب مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خدام میں سے تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (خاکسار منظور احمد از لودی ننگل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

گاندھی جی کی ویدک دہرم پر تازہ ضرب

کچھ عرصہ ہوا۔ جب گاندھی جی نے بانی آریہ سماج کے متعلق اپنی یہ رائے ظاہر کی۔ کہ ان میں رواداری کا فقدان تھا۔ اور ان کی تحریریں مختلف مذاہب کے لوگوں میں نفرت اور دشمنی پیدا کرنیکا باعث ہوئیں۔ تو آریوں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ اور گاندھی جی کے تمام ادب و احترام کو بالائے طاق رکھکر ان کے متعلق نہایت ہی درشت اور خلاف تہذیب الفاظ استعمال کئے اگرچہ آریوں نے یہ بھی کوشش کی۔ کہ گاندھی جی اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ لیکن اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ اور گاندھی جی نے صاف کہدیا۔ کہ جو کچھ انہوں نے پنڈت دیانند کے متعلق کہا ہے وہ پوری اور مکمل واقفیت کے بعد کہا ہے۔ اور اس میں ذرا بھی تغیر کرنے کیلئے وہ تیار نہیں۔ باقی رہا آریوں کا شور اور درشت کلامی۔ اس سے ان کی رائے کی مزید تائید اور تصدیق ہوتی ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے رشی کی غیر رواداراہ تعلیم کے اثر کی وجہ سے کسی بات پر معقولیت کے ساتھ غور کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔

چونکہ آریہ صاحبان گاندھی جی کی سیاسی سرگرمیوں کیوجہ سے ان کی بہت کچھ تعریف و توصیف کر چکے تھے۔ حتٰی کہ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کے لئے انہیں اولوالعزم انبیاء کا ہم پلہ بتا چکے تھے۔ اس لئے ان کی پوزیشن بہت نازک ہو گئی۔ نہ تو وہ گاندھی جی کی اپنے رشی کے متعلق صاف بیانی سننا چاہتے تھے۔ اور نہ ان کے خلاف اپنے شور و شر اور گالی گلوچ کا سلسلہ جاری رکھ سکتے تھے۔ اس لئے کچھ دنوں تک واویلا کر کے خاموش ہو گئے۔ آخر یہ بات پرانی ہو کر لوگوں کے ذہنوں سے اُتر گئی۔ اور آریوں نے پھر گاندھی جی کی مدح سرائی شروع کر دی۔ اور اب جبکہ گاندھی جی نئے ساز و سامان کے ساتھ میدان سیاست میں اترے۔ اور مکمل آزادی حاصل کرنے کے لئے نمک سازی کی مہم اور دوسری خلاف قانون تحریکیں انہوں نے شروع کیں۔ تو آریوں نے پھر ان کی تعریف و توصیف کے گیت گانے شروع کر دیئے۔ اور انہیں دنیا کا سب سے بڑا انسان بتانے لگے۔ اس دور میں انہوں نے بارہا گاندھی جی کے متعلق اس قسم کے فقرات استعمال کئے۔ جو دیگر مذاہب کے پیشواؤں اور مقدس راہ نماؤں کی تحقیر اور تنقیص پر مشتمل تھے اگر گاندھی جی نے مذہبی راہ نمائی کا دعویٰ کیا ہوتا۔ اور اس لحاظ سے ان کی فوقیت اور برتری کا ثبوت پیش کیا جاتا۔ تو ان کا مذہبی راہنماؤں کے ساتھ مقابلہ کچھ حقیقت بھی رکھتا۔ لیکن ان کے محض سیاسی لیڈر ہونے اور سیاسیات میں راہ نمائی کا دعویٰ کرنے کے باوجود انہیں مذہبی راہنماؤں پر فوقیت دینا حد درجہ کی بیہودگی تھی۔ لیکن چونکہ وہ ہندو کہلاتے ہیں۔ اس لئے آریوں نے ان کے وجود کو ویدک دھرم کی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے انہیں بہت کچھ بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں ویدک دھرم کی بہت بڑی خدمت سمجھی۔

عین اس وقت جبکہ آریہ صاحبان گاندھی جی کی سیاسی تحریکوں کو پیش نظر رکھ کر کبھی تو انہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسے اولوالعزم اور مقدس انسان سے بڑھ کر قرار دیتے کبھی نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ان کی راہ نمائی کے محتاج بتاتے ہوئے بزعم خود اسلام کے مقابلہ میں ویدک دھرم کی فضیلت کا اعلان کرتے۔ گاندھی جی نے ویدک دھرم کی طرف چشم التفات کی۔ اور نہایت سادگی کے ساتھ ایک ایسی بات کہہ گئے۔ جس نے ویدک دھرم کا تار و پود بکھیر کر رکھدیا ہے۔ چنانچہ یرودہ جیل سے حال میں انہوں نے ایک تحریر بھیجی ہے۔ جس میں جانوروں کی قربانی کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”نسل انسان کی بہتری کے لئے ادنٰی درجہ کی قربانی کرنا بھی نیکی اور بھلائی میں داخل نہیں ہے۔ ویدوں میں اس کے متعلق جو تذکرہ ہے۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ہمارے لئے صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ ایسی قربانی صداقت اور عدم تشدد کے اصولوں کی کسوٹی پر پوری نہیں اُتر سکتی۔ ہمیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ کہ ویدوں کے زمانہ میں کیسا دستور رائج تھا۔ اور مذہب نے کہاں تک اس کی اجازت دے رکھی تھی“ (ہمت ۸ رنومبر)

یہ اس انسان کے الفاظ ہیں۔ جسے اس وقت نہ صرف خود ہندو اپنے مذہب کے بہت بڑے اور مقدس خطاب ”مہاتما“ سے مخاطب کرتے ہیں۔ بلکہ اگر کسی اور مذہب کے لوگ یہ خطاب استعمال نہ کریں۔ تو انہیں کشتنی اور گردن زدنی قرار دیتے ہیں۔ ایسے انسان کی طرف سے یہ اعلان ہونا۔ کہ ”نسل انسان کی بہتری کے لئے ادنٰی درجہ کی قربانی کرنا بھی نیکی اور بھلائی میں داخل نہیں ہے“ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہدینا کہ ”ویدوں میں اس کے متعلق جو تذکرہ ہے۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں“ اور یہ کہ ”ہمیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ کہ ویدوں کے زمانہ میں کیا دستور رائج تھا۔ اور مذہب نے اس کی کہاں تک اجازت دے رکھی ہے“ ویدک دھرم پر ایک ایسی کاری ضرب ہے۔ جو اس کا کام تمام کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ایک ہندو۔ ایک ویدک دھرمی۔ ایک قدیم ہندوستان کی تہذیب کے دلدادہ اور تمام ہندوؤں کے ”مہاتما“ کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلنے کوئی معمولی بات نہیں۔ ان سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی کے نزدیک ویدوں میں جانوروں کی قربانی کا تذکرہ موجود ہے۔ اور ویدوں کے زمانہ میں مختلف اقسام کے جانوروں کی قربانی کی جاتی تھی۔ وہاں یہ بھی ثابت ہے۔ کہ گاندھی جی ویدوں کے اس تذکرہ اور ویدوں کے زمانہ کے اس رواج کو نیکی اور بھلائی میں داخل نہیں سمجھتے۔ اور اسے صداقت اور عدم تشدد کے اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

اگرچہ ہمارے نزدیک گاندھی جی کا جانوروں کی قربانی کے متعلق یہ خیال اسی طرح غلط ہے جس طرح ہم سیاسیات کے متعلق ان کے کئی خیالات غلط سمجھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم ان کی جرأت اور دلیری کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ ہندو دھرم کی بنیاد ویدوں پر ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ ہندوؤں کا بہت بڑا طبقہ ویدوں کو ایشور یہ گیان خیال کرتا ہے۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ عام ہندو اور خاصکر آریہ سماجی جن کی دشنام دہی کا نہایت تلخ تجربہ انہیں قبل ازیں ہو چکا ہے۔ ویدوں کے خلاف ایک لفظ سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔ نہایت دھڑلے کے ساتھ اول تو یہ تسلیم کیا۔ کہ ویدوں میں جانوروں کی قربانی کا تذکرہ ہے۔ اور ویدوں کے زمانہ میں اس کا رواج تھا۔ اور پھر صفائی کے ساتھ کہہ دیا۔ کہ ”ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ ہمارے لئے

صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ ایسی قربانی صداقت اور عدم تشدد کے اصولوں کی کسوٹی پر پوری نہیں اتر سکتی"

ہندوؤں اور آریوں کو گاندھی جی کے عدم تشدد کے اصول پر بڑا ناز ہے۔ اور وہ بارہا اسے ویدک تعلیم کی بے نظیر خوبی کے طور پر پیش کر کے دیگر مذاہب پر ویدک دھرم کی فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن گاندھی جی کے مذکورہ بالا الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ ان کے عدم تشدد کا ویدوں کی تعلیم کا نتیجہ ہونا تو الگ رہا۔ وہ صریح طور پر ویدوں کی قربانی کے متعلق تعلیم کو نیکی اور بھلائی صداقت اور عدم تشدد کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ اور ویدوں کی کچھ پرواہ نہ کرنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔

"آریہ جو اسلام کے خلاف ہر ایرے غیرے کی بات کو لے کر یہ شور مچانے کے عادی ہیں۔ کہ فلاں شخص نے چونکہ اسلام کی فلاں بات کا انکار کر دیا ہے۔ اس لئے ثابت ہو گیا۔ کہ (نعوذ باللہ) اسلام ہرٹ گیا۔ انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ گاندھی کا سا انسان جسے مہاتما کہتے کہتے ان کی زبانیں خشک ہوئی جا رہی ہیں۔ جنہیں بقول خود وہ ساری دنیا کے انسانوں میں سے بے نظیر انسان سمجھتے ہیں۔ جن کے اقوال کو وہ دیگر مذاہب کے ہادیوں کے اقوال سے بڑھ کر بتایا کرتے ہیں۔ جن میں ساری دنیا کے انسانوں کی راہ نمائی کی قابلیت یقین کرتے ہیں۔ انہوں نے ویدوں میں جانوروں کی قربانی کا تذکرہ تسلیم کرتے ہوئے جب یہ کہا ہے۔ کہ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ اور اُسے نیکی اور بھلائی اور صداقت کے خلاف قرار دیا ہے۔ تو اب ویدوں کا کیا باقی رہ گیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے ویدوں پر یہ ایک ایسی ضرب لگائی ہے۔ جس سے ان کا بالکل صفایا ہو گیا ہے۔ اور اسے خاموشی کے ساتھ برداشت کر لینے سے ویدوں کی فضیلت کی بڑی بڑی ڈینگیں مارنے والوں نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ انہیں بھی اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔ کہ ویدوں کے زمانہ میں کیا دستور رائج تھا۔

جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر ویدوں کے پرچار کے نام سے روپیہ جمع کرنے کے لئے آریہ کس منہ سے اپیلیں کرتے رہتے اور ویدک دھرم کو عالمگیر مذہب بتاتے ہیں۔ جب ویدوں کی تعلیم کو گاندھی جی پرے پھینکنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ تو کسی اور کے لئے اسمیں کیا کشش ہو سکتی ہے۔

ہندو تشدد پسندوں کی ایک نئی چال

حال میں پولیس نے امرتسر میں رات کے دو بجے ایک مکان پر چھاپہ مار کر جن تین تشدد پسند ہندو نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے متعلق اس شخص نے جس کے مکان میں وہ بطور کرایہ دار ٹھہرے ہوئے تھے۔ یہ بیان دیا ہے۔ کہ

"وہ ہر روز مکان کے قریب کی مسجد میں پانچوں وقت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مگر اسے اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں تھے۔ بلکہ ہندو تھے" (ملاپ ۱۸ / نومبر)

یہ ہندو انقلاب پسندوں اور اسلحہ کے ساتھ قتل و خونریزی کرنے کی سازش کرنے والوں کی ایک نئی چال ہے۔ جس کی غرض ایک تو یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ مسلمان بنکر پولیس کی زد سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں۔ اور دوسری یہ کہ مسلمانوں میں ملکر انہیں بھی اپنی شرمناک کوششوں میں شریک کرنے کے لئے جال بچھائیں۔ مسلمانوں کو اس بارے میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور کسی اجنبی پر خواہ وہ کسی لباس میں انکے سامنے آئے کسی قسم کا اعتماد نہ کرنا چاہیئے۔

ڈاڑھی مونچھ کا صفایا

اخبار ملاپ (۱۸ / نومبر) کا بیان ہے کہ گجرات جیل میں جو ہندو مسلمان لیڈر قید ہیں انہوں نے ڈاڑھی کیا مونچھیں بھی منڈانی شروع کر دی ہیں۔ ان ڈاڑھی مونچھ منڈے لیڈروں میں لاہور کے مولانا حبیب الرحمٰن بھی شامل ہیں۔

وہ لوگ جنہیں ہندوؤں کی خاطر مسلمانوں کے حقوق پر کند چھری چلاتے سے دریغ نہ ہو۔ ان کا ہندوؤں کی تقلید میں ڈاڑھی مونچھ منڈا دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر مسلمانوں کو دیکھنا چاہیئے۔ ان کے "مولانا" کس راہ پر چل رہے ہیں۔ اور کیا ان حالات میں وہ اس قابل ہیں۔ کہ مسلمان ان کو اپنا راہ نما سمجھیں۔

آریہ سماج میں ستیارتھ پرکاش کی پوزیشن

بانی آریہ سماج کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کی پوزیشن آریوں کے لئے عجیب گورکھ دھندا ہے۔ جب اسے عام انسانوں کی معمولی کتب کی صف میں رکھ کر اس پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ تو آریہ اسے دیگر مذاہب کی الہامی کتب کے مقابلہ پر لا رکھتے ہیں۔ لیکن جب اس کے احکام کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے آریوں کو پکڑا جاتا ہے۔ تو اسے معمولی کتاب قرار دے کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں

یکم نومبر کے "الفضل" میں ہم نے ستیارتھ پرکاش میں تغیر و تبدل کا ذکر کرتے ہوئے یہ فقرہ لکھا تھا۔ کہ "آریہ سماج کی سب سے اہم کتاب ستیارتھ پرکاش ہے۔ جسے بعض اوقات ڈھٹائی سے وہ دیگر مذاہب کی الہامی اور مقدس کتب کے مقابلہ میں پیش کیا کرتے ہیں" یہ الفاظ آریہ سماج کے اخبار "ارپرکاش" ۱۴ / نومبر کو بہت ناگوار گذرے ہیں اور اس نے جواب میں لکھا ہے:-

"ڈھٹائی آریہ سماج کی نہیں۔ ان لوگوں کی ہے۔ جو اس پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ الہامی کتاب کے مقابلہ میں ستیارتھ پرکاش کو پیش کرتا ہے"

اس کے متعلق یہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ جو آریہ سماج پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ ذیل میں ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے آریوں کے ایک مشہور اخبار "آریہ پتر کا" نے اپنے ۶ / جولائی ۱۹۱۸ء کے پرچہ میں لکھا تھا:-

"ستیارتھ پرکاش کو آریہ سماجک حلقہ میں ہر دلعزیزی کے لحاظ سے وہی درجہ حاصل ہے۔ جو عیسائیوں میں انجیل کو۔ مسلمانوں میں قرآن کو اور ہندوؤں میں گیتا کو۔ اور گرنتھ کو سکھوں میں حاصل ہے"

کیا ان الفاظ میں صاف طور پر ستیارتھ پرکاش کو دیگر مذاہب کی الہامی اور مقدس کتب کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا گیا۔ اگر کیا گیا ہے۔ اور یقیناً کیا گیا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ اس ڈھٹائی کے مرتکب خود آریہ سماجی ہی ہیں۔

ریاست کشمیر کا مسلمان وزیر تعلیم

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ کہ ریاست کشمیر کے وزیر تعلیم آغا سید حسین صاحب کے خلاف تعلیم یافتہ کشمیری مسلمانوں کو سخت شکایات ہیں۔ اور بقول نامہ نگار "انقلاب" "یہ آواز ہر ایک تعلیم یافتہ کشمیری مسلمان کی زبان پر ہے۔ کہ آغا سید حسین صاحب کو علیحدہ کر دو" اس کی وجہ یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ آغا صاحب نے محکمہ تعلیم میں اپنے بعض رشتہ داروں کو ملازم رکھا دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی ایسا گناہ نہیں ہے۔ جس کی پاداش میں تعلیم یافتہ کشمیری مسلمانوں کے رویہ کو قرین مصلحت سمجھا جائے۔ اور انہوں نے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں آغا صاحب کی علیحدگی کے لئے جو درخواست بھیجی ہے اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے۔ کیونکہ اس کا کوئی اور نتیجہ ہو یا نہ ہو۔ یہ ضرور ہوگا۔ کہ مسلمان وزیر تعلیم کی بجائے کسی ہندو کو اس منصب پر فائز کرنے کا موقعہ مل جائیگا۔ اور ہندو اعلیٰ حکام کے ہاتھوں مسلمانان کشمیر جس قدر نالاں ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اگر آغا صاحب کے متعلق کچھ شکایات تھیں۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ عمدگی کے ساتھ آغا صاحب کی خدمت میں ہی پیش کرتے۔ اور ان کے متعلق ان کی مشکلات سے آگاہی حاصل کرتے۔ ورنہ جو لوگ ایک مسلمان کی وزارت میں خوش نہیں ہو سکتے۔ اور اسے علیحدہ کرائے بغیر دم نہیں لے سکتے۔ انہیں کوئی غیر مسلم قطعاً خوش کرنے کی پرواہ نہیں کر سکتا۔

موضع چندر کے مگوالے میں غیر مُبایعین سے کامیاب مناظرہ

۱۵ نومبر غیر مُبایعین کے ساتھ مسئلہ نبوت پر مناظرہ قرار پایا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد یار صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب تشریف لائے۔ اور غیر مُبایعین کی جانب سے مولوی عصمت اللہ صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی۔ کل وقت چار گھنٹہ مقرر تھا۔ اور اس کی تقسیم اس طرح پر کی گئی۔ کہ دو گھنٹہ پہلے قرآن مجید اور احادیث سے ثبوت ہر دو جانب سے پیش کئے جائیں گے۔ بعدازاں دو گھنٹہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے ہر دو فریق نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بحث کرینگے۔

رسُول کریمؐ کے بعد نبی

پہلے وقت میں غیر مبایعین اور دوسرے وقت میں ہم مدعی تھے۔ غیر مبایعین کی جانب سے مولوی عصمت اللہ صاحب اور ہماری طرف سے مولوی محمد یار صاحب نے مناظرہ کیا۔ مولوی عصمت اللہ صاحب نے کہا۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین یعنی نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور آپ سراجاً منیرا یعنی روشن سورج ہیں۔ اور سورج کے ہوتے ہوئے کسی روشنی یا کسی لیمپ یا چراغ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور لانبی بعدی پیش کرکے یہ تشریح کی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کے جواب میں مولوی محمد یار صاحب نے لفظ خاتم کے صحیح معنے معقولیت کے ساتھ بیان کئے۔ اور بتایا۔ کہ یہ لفظ انتہائی کمالات کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیساکہ ایک شاعر کے متعلق خاتم الشعرا بولا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے آپ کو خاتم الخلفا اور خاتم الاولیاء تحریر فرمایا ہے۔ اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو۔ مگر یہ نہ کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور کتب لغت سے بھی خاتم کے معنے انتہائی کمالات کے اظہار کے ہی ثابت کئے۔ اور کتب ائمہ سے بھی اپنی تائید میں زبردست استدلال کیا۔

سراجاً منیرا کے متعلق بتایا۔ کہ اگر سورج کے ہوتے ہوئے واقعی کسی لیمپ یا چراغ یا ہر قسم دیگر روشنی کی ضرورت نہیں۔ تو پھر مجددین و محدثین اور اولیاء کرام و صوفیاء عظام و علماء دین بھی اسلام میں پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر چاند ستارے اور لیمپ و چراغ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحانی سورج ہیں۔ یہ سب آپ سے روشنی حاصل کرکے دُنیا کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق منور کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ روشنی دے سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سراجاً منیرا سے روشنی حاصل کرکے تمام دُنیا کو منور نہیں کر سکتے۔ ہاں جس طرح سورج ہماری نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ تو اس کے قائم مقام چاند اور ستارے جنہوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق سورج سے روشنی حاصل کی ہوتی ہے۔ عالم کو روشن کرتے ہیں۔ اور اہل دُنیا کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح تمام بزرگان اسلام و علماء دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی روشنی حاصل کرکے دُنیا کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ پھر ان سب سے بڑھکر بدر کامل کی صورت میں جو سورج کا پورا پورا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور تمام رات چمکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مقام نبوت حاصل کیا ہے۔ بدر کی مانند روشن کر رہے ہیں۔

پھر لانبی بعدی کی تشریح میں فرمایا۔ کہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قائم مقام مدینہ میں حضرت علیؓ کو مقرر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ تم میرے بعد ہارون علیہ السلام کی مانند خلیفہ ہو۔ مگر جیسے ہارون علیہ السّلام حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بعد خلیفہ بھی تھے۔ اور نبی بھی۔ اسی طرح تم نبی نہیں۔ بلکہ صرف خلیفہ کی حیثیت میں ہو۔

غیر مبایعین کی ان دلائل کے بعض تردید کرنے کے بعد مولوی محمد یار صاحب نے تیس کے قریب آیات قرآنیہ سے اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔ اور حدیث سے لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ اور متعدد مقامات پر آنے والے مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی اللہ کے لفظ سے پکارنا پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود کی نبوت

دوسرے وقت میں ہم مدعی تھے۔ اور غیر مبایعین مجیب۔ ہمارے مناظر نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دعویٰ نبوت کے ثبوت میں آپ کی کتب سے بے شمار حوالہ جات پیش کئے۔ اس کے مقابل پر غیر مبایع مناظر نے لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر اوائل کے حوالہ جات پیش کئے۔ اور وہ بھی توڑ مروڑ کر۔ مولوی محمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نبوت کو پوری وضاحت سے ثابت کیا۔ اور غیر مبایعین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر دیا۔ غیر مُبایع مناظر سخت تنگ آگیا۔ اور ہمارے مناظر کی آخری تقریر کے دوران میں ہی شور کرنا اور بولنا شروع کر دیا۔ جس پر اُسے روکا گیا۔ چونکہ یہ لوگ سخت بدحواس ہو رہے تھے۔ اس لئے وقت ختم ہونے سے قبل ہی غیر مُبایع صدر نے گھنٹی بجانی شروع کردی۔ اور پھر بولنا شروع کر دیا۔ جس سے اُس کا یہ مقصد تھا۔ کہ آخری تقریر کا پبلک پر اثر نہ پڑے۔ مگر خدا کے فضل سے ہمیں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔

غیر مبایعین کا جلسہ

اگلے دن غیر مبایعین نے مخالفین سلسلہ کو اپنے ساتھ ملاکر اپنی شکست کو چھپانے کے لئے ایک الگ جلسہ کا انتظام کیا۔ اور مولوی عصمت اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقائد اور تحریرات پر غلط اعتراضات شروع کئے۔ اس پر ہمارے علماء اور ہم بہت سے احمدی ان کے جلسہ میں پہونچ گئے۔ اس وقت مولوی عصمت اللہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خط کا عکس جو توڑ مروڑ کر انہوں نے النبوۃ فی الاسلام میں درج کیا ہے۔ پیش کر رہا تھا۔ مولوی محمد یار صاحب نے اس کے دھوکہ کو ظاہر کرنے کے لئے اُسے ٹوکا۔ اس پر اُس نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ہمارے جلسہ میں ان لوگوں نے مداخلت کی ہے۔ اور ہماری تقریر رد کی ہے۔ اور غیر احمدیوں کو بھی اُکسانا شروع کر دیا۔ ہم نے اُس کو ہر چند یقین دلایا۔ کہ آپ تقریر شروع کریں۔ اور بعد میں ہمیں جواب کا وقت دیں۔ مگر وہ ہمیں وقت دینے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ ہم نے بار بار توجہ دلائی۔ کہ ابھی ابھی آپ چیلنج پر چیلنج دے رہے تھے۔ مگر اب وقت دینے سے کیوں گریز کر رہے ہیں۔ مگر وہ پہلے دن کی حالت کو بھولے نہ تھے۔ اس لئے وقت نہ دیا۔ انہوں نے سٹیج چھوڑ کر باہر سگرٹ نوشی شروع کر دی۔ پھر مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی اُٹھے۔ اور اتحاد کے متعلق تقریر شروع کی۔ اس کے بعد ہم نے وقت مانگا۔ مگر ہمیں وقت دینے کی بجائے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک سخت دشمن اور اشد معاند کو تقریر کے لئے کھڑا کر دیا۔ جس نے مسئلہ نبوت کی آڑ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف سخت بیہودہ سرائی کی۔ جسے غیر مُبایعین خوب خوش ہو کر سنتے رہے۔ بلکہ مخالفین سلسلہ کے ممنون ہو رہے تھے۔

ہر ہو۔ کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب نہ کریں۔ کیونکہ جو لوگ اس مناظرہ میں حاضر تھے ان پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت ان لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی نہیں۔ مناظرہ کے دوران میں بار بار کہتے۔ کہ مرزا صاحب کی تحریرات ہمارے واسطے حجت نہیں۔ دوران مناظرہ میں غیر مبایع مناظر اپنے آقایان ولی نعمت یعنی غیر احمدیوں سے اس خدمت کے لئے جو وہ اُن کی طرف سے بجالا رہا تھا۔ بار بار داد کا طالب ہوتا تھا۔ اور

ان لوگوں کی خوشنودیٔ مزاج کی خاطر ایسی ایسی بیہودہ حرکات کا ارتکاب کرنا۔ جن کو کوئی مہذب انسان پسند نہیں کر سکتا۔
غیر احمدی معاند کی تقریر کے بعد یہ لوگ سٹیج اُٹھا کر چل دیئے۔ اس وقت مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے تقریر شروع کی۔ جس میں ان لوگوں کی دھوکہ بازی اور ہٹ دھرمی کو خوب واضح کیا۔ اور ان کے دجل کے طریقوں سے خوب آگاہ کیا۔ ان کے بعد مولوی ابو ایوب محمد علی صاحب نے تقریر کی۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد کا اظہار کیا۔ ازاں بعد مولوی محمد یار صاحب نے موثر پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی ہونے کے بارہ میں چند دلائل دیئے۔ اور آخر پر غیر احمدیوں اور پیغامیوں کو چیلنج کیا۔ مگر وہ سب میدان چھوڑ کر مفرور ہو چکے تھے خداوند تعالےٰ نے ہمیں دو دفعہ نہایت عظیم الشان فتح عطا فرمائی۔ ایک تو دوران مناظرہ میں۔ دوسری اگلے دن پیغامیوں اور غیر احمدیوں کی مشترکہ جلسہ گاہ میں۔ جہاں سے وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پیغامیوں نے اپنی شکست کو چھپانے کے لئے بعض غیر احمدی لوگوں کی خوشامد اور منت و سماجت کر کے دستخط لئے ہیں۔ کہ ہمیں کامیابی اور فتح حاصل ہوئی ہے۔ کاش ان میں کچھ بھی غیرت ہوتی۔ اور کچھ بھی صداقت اور وقار رکھتے۔ تو ایسا فعل نہ کرتے۔ سلسلہ کے مخالفوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے خلاف لکھا لینا کونسی مشکل بات ہے۔ مولوی عصمت اللہ نے دوران مناظرہ میں پرلے درجہ کی بداخلاقی اور بد تہذیبی کا ثبوت دیا۔ مگر اس کے مقابل پر ہمارے مناظر مولوی محمد یار صاحب کی علمیت اور تہذیب و خوش بیانی کے لوگ قائل ہیں۔ اور پبلک پر یہ ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ پیغامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی و عقائد و تعلیم کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔

(خاکسار فیض احمد از پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ)

ششماہی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

جن جماعتوں کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر آئے۔ اور انہوں نے مطابق بجٹ ششماہی اول کی رقم پوری کر دی ہے انکی فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) سکہ (۲) عزیز پور ستراہ (۳) بسر نوشہرہ (۴) چونڈہ (۵) ظفروال (۶) عیسی والہ (۷) بھاٹی دروازہ لاہور (۸) ہانڈو (۹) پنڈی چری (۱۰) گجرانوالہ (۱۱) وزیر آباد (۱۲) جڑانوالہ (۱۳) بہاولپور چک ۱۳۲ (۱۴) کھیوہ چک ۱۳۶ (۱۵) چک ۳۵ جنوبی (۱۶) چک ۳۳۳ (۱۷) شیخوپورہ گجرات (۱۸) گولیکے (۱۹) پنڈی بہاؤالدین (۲۰) سرائے عالمگیر (۲۱) جہلم (۲۲) راولپنڈی (۲۳) پشاور (۲۴) کوہاٹ (۲۵) ملتان (۲۶) خانیوال (۲۷) دیوا سنگھ (۲۸) رینالہ سٹیٹ (۲۹) دھلیانہ (۳۰) فیروزپور (۳۱)۔

بلاد عربیہ میں تبلیغ مسیحی کے بد نتائج

اخبار بین حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ مسلمانان مراکش اس وقت ہر قسم کے مصائب و آلام کا تختۂ مشق بن رہے ہیں۔ استعمار کی قوت قاہرہ نے دینی و دنیاوی لحاظ سے جو جو مظالم ان غریبوں پر توڑے ہیں۔ انہیں سنکر رونا آتا ہے۔ اور بدن لرزنے لگتا ہے چنانچہ جو واقعات اسوقت تک جرائد کے صفحات پر شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے اس بات کا یقینی ثبوت ملتا ہے۔ کہ حکومت فرانس نے اس بات کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ سات ملین مسلمانوں کو آہستہ آہستہ مسیحی بنا لیا جائے اور اس کام کی تکمیل کیلئے انہوں نے بہت سے مرد و عورت پرچارک وہاں بھیج دیئے ہیں۔

جب یہ المناک روح فرسا خبر عربی جرائد میں شائع ہوئی۔ تو ان علاقوں میں ایک شور برپا ہو گیا۔ جلسے کئے گئے۔ جن میں پُرزور تقریریں ہوئیں۔ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اخبارات میں احتجاجی مضامین لکھے گئے۔ غرضیکہ لسانی و قلمی جوش و خروش کا خوب مظاہرہ کیا گیا۔ مگر یہ جوش وقتی اور عارضی تھا۔ چنانچہ سب جماعتیں اپنی انجمنوں میں ہی مختلف آراء کا اظہار کر کے خاموش ہو گئیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ ایک وفد بھیج کر اصل حالات کا علم حاصل کیا جاتا۔ مگر مسلمانوں پر آج کل شیخ چلی والی مثل صادق آتی ہے۔ کہ ایک دفعہ اتفاقاً اس کی ران پر تیر آ لگا۔ جس سے خون نکل آیا۔ وہ اپنے ہاتھ سے خون پونچھ کر اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور کہتا یا الٰہی یہ خواب ہے یا کیا۔ اسی طرح مسلمانوں کی آج حالت ہے۔ وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ آج شیرازۂ ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی بے دردی سے بکھیرا جا رہا ہے۔ اور اس کے جسم وحدت پر زخم لگایا جا رہا ہے۔ مگر پھر بھی اپنی غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ اور خدمت دین کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتے۔

سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ علماء اور مشائخ میں مخالفین کے حملوں کے مدافعت کی ہمت و طاقت نہیں ہے۔ ان کے نزدیک علم کا صحیح مصرف صرف فتوے دے دینا ہے۔ اور نہ ان میں پادریوں کی طرح کوئی ایسا نظام عمل ہے۔ کہ منظم طور پر ان کے مقابلہ میں ٹھوس اور عملی کام کر سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آئے دن عیسائی مشنریوں کی منظم حرکات اور مساعی کے نتیجہ میں مسلمانوں کی طرف سے چیخ و پکار ہوتی رہتی ہے۔ مگر علماء اسلام کچھ ایسے خاموش ہیں۔ کہ گوئی مردہ اند مقولہ کے مصداق ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ کہ مسلمانان مغرب کے مسیحی ہو جانے کا خطرہ ہے۔ تبلیغ مسیحی تمام بلاد عربیہ میں جاری ہے۔ مصر میں جابجا مشن قائم ہیں۔ اور اسلام کے خلاف پادریوں کی طرف سے کئی کتب لکھی گئی ہیں۔ مگر علماء انکو جواب دینے کی حاجت ہی نہیں خیال کرتے۔ انکے دفاع کا طریق صرف یہی ہے۔ کہ کسی طرح یہ مشن بند کر دیئے جائیں اور زور سے لوگوں کی زبانیں بند کرائی جائیں۔ چنانچہ بطور مثال ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں چند ماہ ہوئے۔ ڈاکٹر فخری نے امریکن یونیورسٹی کے ہال میں ایک لیکچر دیا جس میں یہ بیان کیا۔ کہ چونکہ حکومت مصریہ اسلامیہ ہے۔ اور وہ فوجداری معاملات میں جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا وغیرہ شریعت اسلامیہ کے موافق فیصلہ نہیں کرتی۔ اس لئے اگر مسئلہ میراث میں عورت و مرد کے درمیان مساوات کا قانون پاس کر دے تو یہ نہایت ہی مناسب ہوگا۔ کیونکہ میراث کے معاملہ میں اسلام نے جو مرد کو عورت سے دگنا حق دیا ہے۔ یہ انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اسطرح اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔ جس کا جواب نہایت ہی خوبی کے ساتھ دیا جا سکتا تھا۔ جہاں اسلام نے مرد کو دگنے حصے دیئے ہیں۔ وہاں اس پر یہ بھی فرض کیا ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی کے تمام اخراجات کا متکفل ہو۔ اور ایک معقول رقم مہر کی ادا کرے۔ برخلاف اس کے عورت کہ وہ میراث کا حصہ ہی نہیں لیتی بلکہ وہ شادی کے بعد اپنے خاوند سے مہر بھی لیتی ہے۔ اور اسکے تمام اخراجات کا متکفل اسکا شوہر ہوتا ہے۔ عدل کا تقاضا یہی تھا۔ کہ مرد کو زیادہ حصہ دیا جاتا۔ مگر علماء نے اس لیکچر پر جرائد میں پرزور احتجاجات کئے۔ اور حکومت سے بالالحاح مطالبہ کیا۔ کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ اسوقت بہت سے لوگوں نے مجھ سے میری رائے دریافت کی۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اسکے مقابلہ میں قوت استعمال کرنا اسکے خیال کو اور زیادہ مضبوط کرنا ہے اور ایسے لوگ جو مخالف کے اعتراض کے جواب میں استبداد سے کام لیتے ہیں۔ وہ دشمن اسلام ہیں۔ اور آخر کار انہیں پچھتانا ہوگا۔ جبکہ نوتعلیم یافتہ طبقہ جوق در جوق اسلامی معتقدات کو چھوڑ دیگا جسطرح یورپ والوں نے پادریوں کے استبدادی احکام کے نتیجہ میں عیسائیت کو خیرباد کہہ دیا اور لامذہبی اختیار کر لی۔ اسی طرح علماء کے جبر و تشدد کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں میں بیدینی اور الحاد کی جو رو جاری ہے وہ اور زور پکڑیگی۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کے عقائد سے دور جا پڑیگا۔ اس شخص پر مقدمہ چلایا گیا۔ حاکم ایک مسلمان تھا۔ اسلئے بموجب قانون کہ ہر ایک شخص کو آزادی رائے کا حق ہے بری کر دیا۔ اسی طرح ایک اور مناد پر مقدمہ جاری ہے۔

صرف مصر میں ہی نہیں بلکہ شام فلسطین وغیرہ میں بھی مسیحی مناد خوب زور سے کام کر رہے ہیں۔ چند روز ہوئے کہ حمص سے ایک معزز مسلمان تاجر کا مجھے خط آیا جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ ایک ظالم کا دوست مسیحی ہو گیا ہے۔ نیز ایک اور مسلم خاندان مسیحی ہو کر دائرۃ النفوس میں درخواست دی کہ انہیں اوراق النفوس میں مسیحی لکھا جائے۔ مگر افسر نے جواب دیا۔ کہ چونکہ موجودہ قانون ترکی ہے۔ اور اسکے رو سے ہم کوئی ایسی فوری کاروائی نہیں کر سکتے۔ جبتک کہ وزارت سے اسکے متعلق کوئی فیصلہ نہ ہو جائے۔ اسیطرح معلوم ہوا ہے۔ کہ قریہ نیرب جو درحقیقت غالی شیعوں کا ایک قریہ ہے۔ میں بھی مسیحی پادری بہت زور سے کام کر رہے ہیں۔ اور ایک حد تک کامیاب ہو رہے ہیں۔

ہم حسب استطاعت تبلیغ مسیحی کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مسیحی کا اسلام میں داخل ہونے کے بالکل قریب ہے۔ اور عیسائیت کے رد میں بہت سے ٹریکٹ بھی شائع کئے گئے ہیں۔ جنمیں ناقابل تردید دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ نیز پادریوں سے متعدد مباحثات بھی ہو چکے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعض نوجوان جو عیسائیت کی طرف مائل تھے۔ انکے [illegible] بچ گئے۔

کانگریس کے عدم تشدد کی حقیقت

انتقامی جذبہ

انتقامی جذبہ انسان کی فطرت میں ہے۔ اور دوسرے طبعی محرکات کی طرح جو بہت ہی فائدہ مند ہیں۔ یہ بھی نسل انسانی کے بقاء کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ایسی متعدد مثالیں نظر آتی ہیں۔ کہ ایک انسان اپنی ضمیر کی آواز کو نظر انداز کرکے اور اپنی فطرتی نیکی کو خیرباد کہکر دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے۔ ایسے حالات میں مظلوم یا اس کے عزیز واقارب اور احباب اس ظالم کا مقابلہ کرنے کے ذرایع اختیار کرتے ہیں۔ یہ ذرایع کبھی تو شریفانہ گلہ گذاری اور دوستانہ رنگ میں سمجھانے بجھانے تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات باقاعدہ مقابلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور جب موخر الذکر صورت اختیار کرلیں۔ تو اسے انتقام کہا جاتا ہے۔

طبعی محرکات جب قدرت کی مقرر کردہ حدود سے گذر جائیں اور وقتی جذبات اور ماحول سے متاثر ہو جائیں تو اس وقت اُن کی مثال ایک ناتراشیدہ پتھر کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ معقولیت اور عدل وانصاف کے اقتضاء کے مطابق ہوں۔ تو وُہ ایک اخلاقی خوبی بن جاتے ہیں۔ اور اس وقت اُن کی مثال ایک ایسے خوبصورت ہیرے کی ہوتی ہے۔ جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف ہو۔ اور اسی صورت میں ہم جذبۂ انتقام کو بھی لیتے ہیں۔

انتقام کے متعلق نظریئے

انتقام کے متعلق دُنیا میں مختلف نظریئے قائم ہیں۔ بعض لوگ تو ایسے ہیں۔ جو افراد کے معاملہ میں سوشل بائیکاٹ اور حکومت کے بارہ میں قانون شکنی کی صورت میں اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سے زیادہ انتقام کو وُہ درست نہیں خیال کرتے۔ بعض ایسے ہیں۔ کہ انتقام کی ہر صورت کو درست سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک مار پیٹ۔ قید وبند بلکہ قتل وخونریزی بھی درست ہے۔ پھر ایک تیسرا طبقہ ہے۔ جو انتقام کو کسی صورت میں بھی دُرست نہیں سمجھتا۔ مگر یہ آخری گروہ چونکہ فطرت انسانی کے خلاف ہے۔ اس لئے اسے تو معرضِ بحث میں لانے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے۔ انتقام ایک ایسا فطری جذبہ ہے جسے قوانین اور اصول کے ماتحت استعمال تو کیا جاسکتا ہے۔ مگر اسے نظر انداز یا دبایا نہیں جاسکتا۔

کیا عدم تشدد انتقام نہیں

وہ لوگ جنہوں نے بالواسطہ انتقام کی ایک نئی صورت یعنی "عدم تشدد" ایجاد کی ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسے انتقام ہرگز نہیں کہا سکتا۔ کیونکہ اس میں مظلوم بجائے مقابلہ کرنے کے ظالم کی زیادتیوں کو بخوشی برداشت کرتا ہے۔ اس پوائنٹ پر اس قدر زور دیا گیا ہے۔ کہ اسے عام طور پر قبولیت حاصل ہو رہی ہے حتےٰ کہ بعض عیسائی پادریوں نے اپنی کتابیں لکھی ہیں جن میں صاف اور واضح الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی نے جو ان کے خیال میں اس اصول کے بانی ہیں۔ تحمل وبرداشت اور عفو ودرگذر کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو عملی صورت میں لا کر پیش کر دیا ہے۔ مگر ہر عقلمند انسان یہ بات بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ سراسر خلاف واقعہ امر ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تحمل وبرداشت کی تعلیم اور مسٹر گاندھی کے اصول عدم تشدد میں بعد المشرقین ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اپنے دشمن کو وُہ سب کچھ دیدو۔ جو وُہ لینا چاہتا ہے اور مسٹر گاندھی یہ بتاتے ہیں۔ کہ باقاعدہ مقابلہ اور جنگ کئے بغیر بھی تم اس طرح اپنے دُشمن سے اپنا حق لے سکتے ہو۔ حضرت مسیح علیہ السّلام کی تعلیم کی بناء اس امر پر ہے۔ کہ انسان کی فطرت میں نیکی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر تم اپنے دشمن کے سامنے تحمل وبرداشت اور عفو ودرگذر کی ایک بلند پایہ مثال پیش کروگے۔ تو اس کی فطرت میں نیکی کی دبی ہوئی رگ نمودار ہوجائیگی اور اُسے تمہارے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب دیگی۔ مگر مسٹر گاندھی کا نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ اگر تمہارا مدِمقابل تم سے کوئی ایسا مطالبہ کرتا ہے۔ جس کا اسے حق نہیں۔ تو اس سے جنگ مت کرو۔ لیکن اسے وُہ چیز بھی نہ لینے دو۔ جو وُہ لینا چاہتا ہے۔ اور اسے اپنے ارادہ میں ناکام رکھنے کی کوشش کرو۔ یوں تو یہ دونوں اصول غلط ہیں۔ لیکن اگر دونوں کا مقابلہ کیا جائے۔ تو عیسائیوں کا نقطۂ نگاہ مسٹر گاندھی سے بہت بلند اور اعلیٰ ہے۔ عیسائی اصول کی بنیاد روحانیت کے رنگ میں ہے۔ مگر گاندھی جی یہ سکھاتے ہیں۔ کہ مخالف سے ایسے طریق پر لڑو۔ کہ خواہ تم کس قدر بھی زیادتی کر جاؤ۔ پھر بھی اپنے آپ کو ہی مظلوم سمجھنا چاہئیے۔ اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کرنے سے ایک عیسائی دوسروں کو اپنے اوپر تعدی کرنے کی جرأت دلا سکتا ہے۔ مگر وُہ خود ان کے مقابلہ پر کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی وہ دوسروں کو ایسا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے لیکن گاندھی جی کے ایک پیرو کے لئے نہ صرف یہ کہ خود دوسروں پر زیادتی کرنے کا امکان ہے۔ بلکہ وُہ اپنے فعل سے دوسروں کے لئے بھی اس ترغیب وتحریص کا موجب ہوتا ہے۔

اس تشریح سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ دونوں نقطہ ہائے نگاہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مگر حیرانی ہے۔ کہ بعض عیسائی پادری ان دونوں کو ایک ہی قسم ثابت کرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عظیم الشان اور معزز نبی کی تحقیر کر رہے ہیں۔

بالواسطہ انتقام لینے کی صورت

حقیقت یہ ہے۔ کہ گاندھی جی کا پیش کردہ اصول یہ ہرگز نہیں سکھاتا۔ کہ ظلم وتعدی کے مقابلہ میں عفو ودرگذر سے کام لو۔ بلکہ یہ ایک بالواسطہ انتقام لینے کی صورت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ انتقام براہ راست نہیں۔ بلکہ بالواسطہ ہے۔ ورنہ اس کے انتقام ہونے میں ہرگز کوئی شبہ نہیں۔ اگر کسی آئینی حکومت کے ماتحت رہتے ہوئے تم کسی ایسے شخص کی جس نے تمہاری چوری کی ہے۔ چوری کرکے بدلہ لیتے ہو۔ تو خواہ وہ چیزیں جو تم نے چرائی ہیں تمہاری مسروقہ اشیاء کی قیمت کے برابر بلکہ اس سے کم مالیت کی ہوں۔ تو بھی یہ حرکت جائز اور درست قرار نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح بالواسطہ انتقام لینے کا طریق خواہ اس کا نام بائیکاٹ یا سول نافرمانی رکھ لیا جائے۔ قابل تعریف فعل اور خدمت وطن قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ بھی ایسا ہی مذموم فعل ہے۔ جیسے براہ راست انتقام لینا۔ اور طاقت کے مقابلہ میں طاقت کا استعمال۔ جس طرح کسی کو زہر دیکر مار ڈالنے یا اُسے پانی سے محروم رکھکر مارنے میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح کسی کو لکڑی سے مار دینے یا اُسے کام کرنے سے روک کر بھوکا مار دینے یا کسی دوکاندار کی دوکان پر پکٹنگ کرکے خریداروں کو اس تک نہ آنے دینے یا اس کے سٹاک کو نذر آتش کر دینے میں بھی کوئی فرق نہیں۔

کیا کانگریس اور حکومت جنگ کی حالت میں ہیں

یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ کہ جنگ کی حالت میں دشمن کو نقصان پہونچانے کے تمام ذرایع اختیار کرنا جائز ہے اور اس کے ملک میں اشیاء خوردنی نہ پہونچنے دینا بھی اخلاقاً یا پالٹکس میں کوئی جرم نہیں۔ مگر یہ صورت یہاں موجود نہیں ہے۔ بے شک جنگ میں دشمن کو مار دینا جائز اور درست ہے۔ لیکن اگر کانگریسی اپنی موجودہ پالیسی کو درست اور صحیح ثابت کرنے کے لئے تسلیم کرلیں۔ کہ ہم حکومت سے جنگ کر رہے ہیں۔ تو پھر قتل وغارتگری لوٹ مار سب کچھ جائز سمجھا جائیگا۔ کیونکہ جنگ کی حالت میں یہ سب کچھ نہ صرف جائز اور درست ہوتا ہے۔ بلکہ ایسا ہمیشہ کیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی قوم کے خلاف اعلان جنگ اسی وقت کیا جاتا ہے جب یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ وُہ معقولیت اور دلیل سے ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور بجبر ہمیں اپنی بات منوانے پر تلی ہوئی ہے۔ جب ہمارا مدمقابل مادی طاقت کا استعمال کرتا ہے۔ تو اس کا اسی رنگ میں مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ پس جنگ کے موقعہ پر تمام ایسے ذرایع اختیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے دشمن کو مغلوب کیا جاسکے۔

اور جب کوئی قوم کسی سے جنگ کرتی ہے۔ تو ان ذرائع اور طریقوں پر جو دوسری اس کی سرگرمیوں سے محفوظ رہنے کے لئے اختیار کرے اسے کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں ہوتا۔

اگر یہ صحیح ہے۔ کہ ہندوستان اس وقت برطانیہ سے برسرپیکار ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو طاقت کے استعمال اور تشدد سے روکا جاتا ہے۔ اور پھر جب گورنمنٹ قانون شکنی کرنے والوں کو گرفتار کر کے سزائیں دیتی اور ان کی جائدادوں پر قبضہ کرتی ہے۔ تو اس کے خلاف شور و شر سے آسمان سر پر اُٹھا لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر جنگ کی حالت نہیں۔ تو پھر عوام کے بالواسطہ طریق سے لوگوں کو کیوں روکا نہیں جاتا جب یہ مسلم ہے۔ کہ کسی آئینی اور بروئے قانون قائم شدہ حکومت کے خلاف شورش کے یہ دونوں طریق ناواجب اور غیر صحیح ہیں۔ یہ دونوں طریق اختیار کرنے کا منشاء سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ دوسرے لوگوں کے مفاد کو نقصان پہونچایا جائے۔ اور امن وامان کے زمانہ میں یہ بات ہرگز ہرگز درست نہیں قرار دی جا سکتی۔ یہ خیال نہایت بیہودہ اور لغو ہے۔ کہ اگرچہ ہم اس وقت گورنمنٹ سے جنگ کر رہے ہیں۔ مگر چونکہ عدم تشدد کے پابند ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کو بھی اسی اصل پر چلنا چاہئے۔ اور گرفتاریوں اور ضبطیوں وغیرہ کی سزائیں نہیں دینی چاہئیں دوران جنگ میں ہر پارٹی کو یہ حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو نیچا دکھانے کے لئے جو کچھ کر سکتی ہو۔ کرے۔ اگر ایک پارٹی اس وجہ سے کہ اس کے پاس توپیں نہیں۔ تلوار سے لڑتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دوسری پارٹی بھی اپنی توپوں کو استعمال نہ کرے۔

گورنمنٹ پر الزام نہیں عاید ہوتا

غرضیکہ حکومت گاندھی مومنٹ کو دبانے کے لئے جو ذرائع اختیار کر رہی ہے۔ اُنکی وجہ سے اس پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ گورنمنٹ کو بروئے قانون قائم شدہ گورنمنٹ اور گاندھی جی اور دوسرے کانگریسیوں کو اس کی رعایا ہونے سے انکار نہیں کیا جاتا۔ اور اگر یہ دونوں باتیں تسلیم کر لی جائیں۔ تو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ گاندھی جی اور دوسرے کانگریسی جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ درحقیقت انتقام ہے خواہ اسے کیسے خوبصورت اور دلفریب نام کیوں نہ دیئے جائیں وہ ایسا ہی مذموم اور قابل نفریں ہے۔ جیسے براہ راست انتقام۔ بات یہ ہے۔ کہ ملک میں یہ تمام مصیبت اس وجہ سے ہے کہ انتقام کی صحیح تعریف اور اس کی حدود کو اچھی طرح سمجھا نہیں گیا۔ دوسرے مضمون میں ہم انشاء اللہ یہ بتانے کی کوشش کریں گے۔ کہ اسلام کے نزدیک انتقام کیا ہے۔ اور اس کے متعلق اُس نے کیا تعلیم دی ہے ؏

نیّر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں

اور

مسٹر مارگولیتھ

الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں میرا ایک مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کے بارہ میں شایع ہوا ہے۔ اسی مضمون کے متعلق مسٹر مارگولیتھ نے اپنی کتاب سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اظہار رائے کیا ہے۔ جس کی طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے بندہ کو توجہ دلائی ہے۔ مسٹر مارگولیتھ عیسائی دُنیا میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ اور اُس نے اسلام کے خلاف متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن حق ایک ایسی زبردست چیز ہے۔ کہ بعض اوقات سخت سے سخت معاند دشمن بھی اس کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مارگولیتھ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کے متعلق یہ اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ اُن کے بارہ میں یوروپین مصنفین کا اعتراض درست نہیں۔ اور کہ آپ کی شادیاں کسی نفسانی خواہش کی بنا پر نہ تھیں۔ بلکہ بہت سی سیاسی تمدنی۔ اور ملکی مصلحتوں پر مبنی تھیں۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کی بعض شادیاں اولاد نرینہ حاصل کرنے کی غرض سے تھیں۔ یہ غرض اگرچہ فی ذاتہٖ ایک اچھی غرض ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی شادی اس غرض سے نہیں کی۔ بلکہ آپ کی تمام شادیاں یا تو ان دوسری مصلحتوں پر مبنی تھیں جن کو مارگولیتھ نے خود تسلیم کیا ہے۔ یا بعض دیگر مصالح کی وجہ سے تھیں۔ مثلاً بیواؤں اور یتامیٰ کی امداد یا تبلیغی ضروریات یا بعض دیگر دینی اغراض جو ان شادیوں پر جداگانہ غور کرنے اور دیگر حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ اور مسٹر مارگولیتھ نے جو یہ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ انبیاء علیہم السّلام کی شان سے بالکل بے خبر ہے۔ بہرحال مسٹر مارگولیتھ یوروپین مصنفین کے خیالات کی تردید کرتے ہوئے۔ اس بات کا نہایت صفائی سے اقرار کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادیوں کو نفسانی اغراض کی طرف منسوب کرنا ایک سخت غلطی ہے۔ جو واقعات پر غور نہ کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔ وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷ میں لکھتا ہے:۔

"محمد (صلعم) کی بہت سی شادیاں جو خدیجہؓ کے بعد وقوع میں آئیں۔ بیشتر یوروپین مصنفین کی نظر میں نفسانی خواہشات پر مبنی قرار دی گئی ہیں۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زیادہ تر اس جذبہ پر مبنی نہیں تھیں۔ محمد (صلعم) کی بہت سی شادیاں قومی اور سیاسی اغراض کے ماتحت تھیں۔ کیونکہ محمد (صلعم) یہ چاہتے تھے۔ کہ اپنے خاص خاص صحابیوں کو شادیوں کے ساتھ اپنی ذات کے ساتھ محبت کے تعلقات میں زیادہ پیوست کریں۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی لڑکیوں کی شادیاں یقیناً اسی خیال کے ماتحت کی گئی تھیں۔ اسی طرح سربرآوردہ دشمنوں اور مفتوح رئیسوں کی لڑکیوں کے ساتھ بھی محمد (صلعم) کی شادیاں سیاسی اغراض کے ماتحت تھیں۔۔۔۔۔۔۔ باقی شادیاں اس نیت سے تھیں۔ کہ تا آپ کو اولاد نرینہ حاصل ہو جائے جس کی آپ کو بہت آرزو رہتی تھی" ؏ (خاکسار شیر علی عفی عنہ)

نور ہسپتال قادیان

ہمارے شفاء خانہ نور ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔ جو ایک عرصہ سے باوجود اکیلا ہونیکے نہایت محنت سے شب و روز اندرونی اور بیرونی بیماروں کے علاج میں مصروف رہتے ہیں پہلے یہاں ان کے علاوہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم تھے۔ اور بعض اور ڈاکٹر صاحبان بھی وقتاً فوقتاً یہاں آتے اور لمبے عرصہ تک ٹھہرتے اور شفاخانہ کے کام میں امداد فرماتے رہے۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب بہت عرصہ تک شفاخانہ میں بلاکسی اجرت کے کام کرتے رہے۔ مگر اب وہ آنکھوں کی کمزوری کے سبب کام نہیں کر سکتے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ شفاخانہ میں کام بہت ہے۔ اور اس وجہ سے ایک ڈاکٹر سب مریضوں کے گھروں میں نہیں جا سکتا۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض اصحاب کو ان کی خواہش کے مطابق ڈاکٹری امداد نہ پہونچنے پر شکایت کا موقعہ ملا ہو۔ کیونکہ علاوہ ایک ڈاکٹر کے کم ہو جانے کے قادیان کی آبادی اس وقت سے بہت زیادہ بڑھ بھی گئی ہے اور منتشر بھی ہو گئی ہے۔ اور کئی میل کے پھیلاؤ میں ایک ڈاکٹر نہایت مشکل سے اچھی طرح کام چلا سکتا ہے۔ لیکن ہم برابر دیکھ رہے ہیں۔ کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے نفس پر سخت بوجھ ڈال کر نہ صرف شفاخانہ میں تمام مریضوں کو دیکھتے اور نہایت خوش اخلاقی اور توجہ سے ہر ایک کا علاج کرتے ہیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ لوگوں کے گھروں پر بھی پہنچتے ہیں۔ اور علاج کرتے ہیں۔ جب سے خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کی وفات ہوئی۔ یہ نظارت برابر کوشاں رہی ہے۔ کہ ایک دوسرا ڈاکٹر بھی رکھا جائے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک ایک سب اسسٹنٹ سرجن صاحب رکھے بھی گئے۔ اور ان کے جانے پر ایک اور صاحب کے منگوانے کے واسطے اعلان بھی کیا گیا۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ فنڈز کی کمی کے سبب بجٹ کمیٹی نظارت ہذا کے مطالبہ کو پورے طور پر منظور نہ کر سکی۔ اور صرف ۰۰ ماہوار دوسرے ڈاکٹر کے واسطے ۴۲ بجٹ سال رواں میں منظور ہو سکے۔ اور یہی رقم اب تک منظور شدہ ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اگر علاج کرانے والے غیر کارکن اصحاب کی طرف سے لوکل انجمن بھی کچھ امداد اس مد میں کر سکے۔ تو ہم نے ایک سکیم بنا کر

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئداد میں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب کے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہو سکیں۔ امید ہے۔ احباب اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائیں گے۔ (ایڈیٹر)

کوہاٹ :۔ ۲۷ر اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی سعد الدین صاحب مولوی فاضل اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ ہر ایک فرقہ کے مسلمان شریک جلسہ ہوئے۔ نیز جلسہ مستورات چودہری مبارک احمد صاحب سیکرٹری میونسپل کمیٹی کے مکان پر منعقد ہوا۔ اس عاجز نے جلسہ میں تقریر کی۔ اور سیکرٹری صاحبہ نے سب حاضرین کو دعوت چائے دی۔ شہر والوں پر ان جلسوں کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار فخر الدین)

کھاریاں (گجرات) زیر صدارت جناب ملک احمد خانصاحب تحصیلدار کھاریاں جلسہ منعقد ہوا۔ صدارتی خطبہ کے بعد مولوی محمد الدین صاحب چودہری فضل احمد صاحب۔ مولوی سعد الدین صاحب بی۔ اے نے تقریریں کیں۔ نیز گیانی سردار کرتار سنگھ صاحب ڈاکٹر کریم الدین صاحب مولوی غلام محی الدین صاحب۔ بابو محمد شریف صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ جلسہ کامیاب و بارونق تھا۔ میاں جان محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ کپتان اللہ داد خان صاحب۔ صوبیدار شاہ محمد صاحب چودہری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی۔ خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ (خاکسار لعل خان احمدی)

جموں (کشمیر) ۲۶ر اکتوبر کے جلسہ میں گیانی آسا سنگھ صاحب نے شاندار لیکچر دیا۔ پھر تھیوسافیکل سوسائٹی کی طرف سے سوامی پنڈی داس صاحب بی۔ اے۔ کا لیکچر پڑھا گیا۔ کیونکہ وہ بوجہ بیماری خود لیکچر نہ دے سکے۔ نیز جناب محمد بخش صاحب بی۔ اے نے دو لیکچر دیئے۔ مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل اور مرزا احمد بیگ صاحب انکم ٹیکس آفیسر کے لیکچر ہوئے۔ جلسہ مستورات میں بھی مرزا صاحب موصوف کا ایک لیکچر ہوا۔ (خاکسار فیض احمد)

بنگہ (جالندھر) زیر صدارت چودہری محمد عبد الرحمن خان صاحب ایم۔ ایل۔ سی رئیس راہوں ۲۷ر اکتوبر کو جلسہ منعقد ہوا۔ اور مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار رحمت اللہ)

گنگا چور (جالندھر) مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ اور چودہری شادی خان صاحب نے انتظام جلسہ کیا۔ اور حاضرین کو دعوت طعام دی (خاکسار رحمت اللہ)

صالح نگر (آگرہ) کے جلسہ میں میاں مستور خان صاحب اور عبد الرحیم صاحب نے تقریریں کیں۔ (سردار خان سکرٹری)

لکڑالی (گجرات) بصدارت سجادہ نشین صاحب پیر غازی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں منشی عزیز الدین اور مولوی غلام حسین صاحبان اور خاکسار نے تقریریں کیں (چودہری غلام احمد بی۔ اے)

میانوال اراعیاں (جالندھر) زیر صدارت میاں جان محمد صاحب نمبردار جلسہ منعقد ہوا۔ منشی علی محمد صاحب مدرس کی تقریر اور چند نظمیں ہوئیں۔ (خاکسار احمد بخش)

موہلن کے (گوجرانوالہ) حافظ محمد شمس صاحب نے تقریر کی جلسہ بارونق ہوا۔ (خاکسار ہدایت اللہ)

بڈھا کوٹ چک نمبر ۲۶۹ (سندھ) زیر صدارت خانصاحب منشی محمد فاضل صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چک نمبر ۲۷ میں بھی جلسہ کیا گیا جس میں اور تقریروں کے علاوہ سردار کشن سنگھ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں تقریر کی۔ (غلام محمد)

شیخ پور (گجرات) مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ (خاکسار نادر علی)

وزیر آباد :۔ شاندار جلسہ ہوا۔ حافظ غلام رسول صاحب نے تقریر کی۔ ہر مذہب کے لوگ اور مستورات بھی موجود تھیں (سکرٹری جماعت احمدیہ وزیر آباد)

کوٹ رحمت خان (شیخوپورہ) مردانہ اور زنانہ جلسے علیحدہ علیحدہ ہوئے۔ جن میں علی الترتیب ملک شبیر محمد خان صاحب اور محترمہ نواب بیگم صاحبہ اہلیہ چودہری عبد الکریم صاحب نے تقریریں کیں۔ (ملک بہادر شیر احمدی)

مراڑہ (سیالکوٹ) زیر صدارت چودہری عبد الستار خان صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلم طلباء نے نعت پڑھی۔ منشی محمد الدین صاحب نے مضمون پڑھا۔ اور چودہری قائم الدین صاحب چودہری عبد الکریم صاحب میاں غلام قادر صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار محمد شفیع)

شیخوپورہ :۔ زیر صدارت میاں فضل الٰہی خان صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمہ انہار منعقد ہوا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا لیکچر "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی حکومت کی بنیاد ڈالی" کے موضوع پر ہوا۔ آپ کے بعد میاں فضل الٰہی خان صاحب نے تقریر کی۔ ہر دو لیکچر کامیاب و موثر ہوئے۔ (خاکسار پیر سردار احمد شاہ پریذیڈنٹ جماعت شیخوپورہ)

بہاولپور :۔ زیر صدارت شیخ ضیاء الدین صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی پروفیسر ریاضی جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین میں سے خاص طور پر قابل ذکر پروفیسر انوار الحسن صاحب ایم۔ اے پروفیسر اقتصادیات اور کالج کے طلباء تھے۔ نعتوں کے بعد پروفیسر غلام حسن صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس پروفیسر انگلش نے عالمانہ تقریر کی۔ اور چند مضامین پڑھے گئے (بشیر احمد فورتھ ایئر)

نبی پور (شیخوپورہ) منشی محمد اسماعیل صاحب نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ (محمد ابراہیم از ننکانہ)

چک نمبر ۲۹ (سرگودھا) ملک شیر محمد خان صاحب سفید پوش کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔ نظموں کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ (شیر بہادر خان احمدی)

چک نمبر ۳۶ (سرگودھا) میں نعت خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ لوگ بڑے شوق سے شریک جلسہ ہوئے (شیر بہادر خان احمدی)

سید پور (راولپنڈی) زیر اہتمام سید حسین شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرزا محمد صادق صاحب نے تقریر کی۔

ہندوال (راولپنڈی) زیر صدارت جناب سردار پیر بخش خان صاحب رئیس اعظم جلسہ ہوا جس میں مخدوم محمد ایوب صاحب بی۔ اے (علیگ) کی دلچسپ تقریر ہوئی۔ جلسہ مستورات علیحدہ ہوا۔ اس میں بھی مخدوم صاحب موصوف نے تقریر کی۔

کینتھلا اور عثمان کھٹر (راولپنڈی) میں کامیاب و بارونق جلسے ہوئے۔

مری :۔ مسلم اور غیر مسلم اصحاب نے تقریریں کیں۔ ہندو سکھ اور مسلمان خاصی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے (سکرٹری تبلیغ راولپنڈی)

۲۷ر اکتوبر کو علاوہ دہلی شہر کے بڑے جلسہ کے جس کی رپورٹ الفضل میں شایع ہو چکی ہے، مفصلہ ذیل مقامات پر بھی جلسے منعقد ہوئے۔

(۱) **مہرولی** ۔ نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔ مولوی عبد المجید صاحب مولوی فاضل اور ماسٹر محمد حسن صاحب آسان نے سیرت رسول پاک پر تقریریں کیں۔

(۲) **نظام الدین** :۔ مذکورہ بالا دونوں احباب مہرولی سے فارغ ہو کر نظام الدین تشریف لے گئے۔ اور وہاں خواجہ اسکول میں کامیاب جلسہ ہوا۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے وہاں جلسہ کے لئے انتظام کرا دیا تھا۔

(۳) **پہاڑی گنج** :۔ حافظ عبد السلام صاحب اور بھائی غلام حسین صاحب نے تقریریں کیں۔

حبّ اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھروں میں حبّ اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی شاہی طبیب کی مجرب حبّ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گودبھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گودبھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی تولہ دیعنی ا ایک روپیہ چار آنہ

شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو تولہ منگوانے پر عہ فی تولہ۔ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)

سرمہ نورالعین

اسکے اجزاء موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش آنکھ کا ناخونہ ضعف چشم عرف ڈپال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال ازسرنو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

ضرورت توجہ احباب فرمائیں

ایہا الاحباب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں عرصہ دس سال سے قادیان دارالامان میں ہجرت کر کے آیا ہوں۔ اور خدا کے فضل سے یہاں ایک مکان بھی چار پانچ ہزار کا بنا یا ہوا ہے کام زرگری کا کرتا ہوں۔ اور خدا کے فضل سے اپنے کام کا پورا پورا ماہر ہوں۔ پنجابی زیور۔ زمینداروں کے مثلاً پھول۔ چوک۔ امام ٹکہ۔ نتھ۔ لونگ۔ بندے۔ چونکی۔ ڈنڈیاں۔ ہر قسم کی چوڑیاں بند۔ بری بند۔ کڑے۔ گوکھڑو وغیرہ اور انگریزی زیور۔ ہار۔ گلوبند نکلس۔ بٹن۔ کلپ۔ لچھے۔ چوڑیاں۔ انگوٹھیاں ہر قسم کی۔ فینسی کانٹے وبندے۔ انگریزی و دیسی نئے نئے نمونہ کے بنا سکتا ہوں مگر بوجہ قادیان میں اکثر طبقہ غرباء کے کام کچھ کم ملتا ہے۔ اسلئے بعض دوستوں کے مشورہ سے کہ تم اپنے کام کے متعلق باہر کی جماعتوں میں اعلان کرو۔ تاکہ تمہارا کام چل پڑے۔ سو میں اس اعلان کے ذریعے سے امید کرتا ہوں۔ کہ ضرورت مند احباب توجہ فرمائیں گے کام خدا کے فضل سے خالص عمدہ۔ مضبوط۔ خوبصورت اور انشاء اللہ وعدہ پر تیار کر کے دیا جائیگا۔ مزدوری بھی واجبی لی جائیگی۔ آزمائش شرط ہے۔ چونکہ عام زرگروں کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ اس لئے آپ اپنے اعتبار کی خاطر جو بھی کوئی معتبر ذرائع اختیار کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔ نمونہ کے طور پر کچھ چھوٹے چھوٹے کانٹے کلپ و انگوٹھیاں تیار ہیں۔

نوٹ:۔ ہر آرڈر کے ہمراہ زیور کا نقشہ یا اس کی وضع قطع تحریر کی جائے۔ اور کم از کم چوتھائی قیمت پیشگی ارسال کی جائے۔ باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ اگر تحریر کے خلاف نکلے۔ تو بغیر کسی نقصان کے واپس لیا جائے گا۔

المشتہر

لعل دین احمدی زرگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

نیا مکان قابل فروخت

ایک مکان اندرون شہر ہے۔ جو ۳۰ فٹ لمبا۔ ۲۵ فٹ چوڑا۔ جس میں تین کمرے۔ غسل خانہ۔ باورچی خانہ ہے اور ایک حصہ دو منزلہ ہے۔ بہت محفوظ۔ نیچے اوپر فرش پختہ۔ حضرت صاحب کے مکانوں کے نزدیک۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ خود دیکھکر یا کسی واقف کار کی معرفت قیمت کا تصفیہ فرما لیں۔

خط وکتابت

(ا۔ش) معرفت قاضی اکمل قادیان

پیداوار سن کی منڈی

خریداران پیداوار سن کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری دوکان پر نہایت عمدہ پیداوار سن کا ذخیرہ موجود ہے۔ اور معقول کمیشن پر مال بیرونجات کو روانہ ہوتا ہے۔ قیمت طلب وی۔ پی بھی مال روانہ ہوتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔ روانگی کے جملہ اخراجات بذمہ خریدار رہیں گے۔ مال عمدہ اور بکفایت روانہ کیا جائیگا۔ احمدی خریداران خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ پتہ:۔ احمد حسین فضل حسین احمدی سوداگران پیداوار سن بازار قصبہ میران پور۔ کٹرہ۔ ضلع شاہجہانپور (یو۔ پی) ای۔ آئی۔ آر

پیغام شادی

ایک شریف خاندان مڈل پاس۔ انگریزی۔ حساب۔ امور خانہ داری میں ماہر نہایت حسین و ہوشیار نوجوان لڑکی کے لئے اعلیٰ خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا ملازم اور خواندہ ہو یو۔ پی کے اصحاب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ معرفت ایڈیٹر الفضل قادیان خط وکتابت ہو۔ فقط

تپ دق

دنیا میں واحد سنیاسی علاج

عرصہ دراز سے حکماء و ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں پر تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ جو کہ وہ مسیحائی رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول صحت پانے پر خود ہی داد دینے پر مجبور ہونگے۔ سلامتی چاہتے ہو۔ تو فوراً سنیاسی علاج کی طرف رجوع کیجئے لاگت دوائی فی نسخہ پانچ روپے

فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دنیا کلید کامیابی ہے۔

طاقت کی بےنظیر دوا

کنارسی رونس } کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ماہواری ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تکان دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے ۸ فی شیشی علاوہ محصولڈاک تین شیشی ۱۲ چھ شیشی ۲۰ :-

سرمہ نورانی } آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری آنکھوں کی سرخی۔ دھند جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ پانی بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۲ فی تولہ :-

دلکشا سنون } دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ دانتوں کے ہلنے اور انکے کیڑوں کے دور کرنے لئے اور درد دنداں کیلئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

دلکشا ہیر آئل } بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۱۲ اور تین شیشی ۲ علاوہ محصولڈاک :-

دلکشا عطر } ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر ۸ (آٹھ روپے تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیج کر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کریں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے :-

ملنے کا پتہ :- **منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

ہماری ایجاد کے متعلق بعض معززین کی کیا رائے ہے؟

۱۔ جناب مکرمی محمد عنایت اللہ خان پروفیسر مشن کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دلکشا سنون و سرمہ نورانی تیار کردہ دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان کا میں نے خود استعمال کیا ہے۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ دلکشا پرفیومری کمپنی کی یہ ہر دو اشیاء نہایت مفید اور کارآمد ہیں :-

(۲) میں نے اور میرے دوستوں نے دلکشا پرفیومری کمپنی کا تیار کردہ سرمہ نورانی اور منجن استعمال کیا۔ واقعی مفید ثابت ہوا :-

محمد جان میونسپل کمشنر انارکلی لاہور

باموقعہ قطعات اراضی فروخت ہوتے ہیں

چودہ ۱۴ کنال کا ٹکڑا

میرے مکان واقعہ رقبہ بہشتی باغ کے متصل بجانب ریلوے سٹیشن ایک قطعہ ۱۴ کنال کا اکٹھا فروخت ہوتا ہے۔ اس کا تقریباً ۳۰۰ فٹ فرنٹ ایک راستے پر ہے جو گزرگاہ عام ہے۔ بالمقطع قیمت ۲۸۰۰ روپے۔ ۱۵۰۰ پیشگی بقیہ دیگر باقی کے لئے سو روپیہ ماہوار کی قسط منظور کروں گا۔ تمام روپیہ یکدم ۲۷۰۰ قبول کروں گا :-

ایک ایک کنال کے قطعات

اسی نواح میں ایک ایک کنال کے قطعات بھی فروخت ہوتے ہیں۔ ایک راستہ ہو۔ تو قیمت دو سو روپے فی کنال دو رستے ہوں۔ تو ۲۴۰ روپے ہم کنال اکٹھی زمین لینے والے کو چار راستے ملیں گے :-

المشتہر

چودھری فتح محمد سیال

ایم اے قادیان

ضلع گورداسپور

65

شربت فولاد

عورتوں کے لئے طاقتور شربت ہے۔ چہرہ پر سرخی لاتا ہے۔ کمی و بیشی حیض کو باقاعدہ کرتا ہے۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ بڑھتا ہے۔ مرض اٹھرا اور ہسٹیریا کے لئے اکسیر تسلیم کیا گیا ہے۔ قیمت پچاس خوراک ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۸

موسم سرما کا تحفہ

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ سردیوں میں چست رہیں۔ آپ کے اعصاب مضبوط اور طاقتور ہوں۔ دماغی کمزوریوں کا سدباب ہو جائے۔ طبیعت میں جوش اور دل میں امنگ پیدا ہو۔ تو آج ہی کنگ آف ٹانکس طلب فرمائیں قیمت نصف ماہ کی خوراک چار روپے بمعہ محصولڈاک :-

فیض عام منجن

ایک خوش ذائقہ خوشرنگ اور خوشبودار منجن ہے۔ دانتوں کو صاف اور چمکیلا بناتا ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے دانت ہر بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۴ تولہ صرف ۳ محصول

تیار کردہ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— کوئٹہ ۔ ۱۹ر نومبر ۔ کوئٹہ چھاؤنی کی سلیح موٹر کار کمپنی سے ایک سشین گن کے چرائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے ۔ کہ کمپنی کے ایک کلینر نے ایک کباڑی کے ہاتھ پانچسو روپیہ پر فروخت کر دی تھی ۔

——— لنڈن ۱۹ر نومبر ۔ آج کے اجلاس میں جو مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ متعدد مندوبین نے تقریریں کیں ۔ مولانا محمد علی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ۔ میں ایک غلام ملک کو اس وقت تک ہرگز واپس نہ جاؤں گا ۔ جب تک مفاد آزادی کا پروانہ میرے ہاتھ میں نہ ہوگا ۔ آپ لوگوں کو میری قبر یہیں کھودنی پڑیگی ۔ سلسل تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا ۔ اگرچہ میں ایک بوڑھا عدم تعاونی ہوں ۔ لیکن تیزی طبیعت اور لڑنے میں ابھی تک جوان ہوں ۔ میرا بھائی اور میں وہ اشخاص ہیں جنہیں لارڈ ریڈنگ نے سب سے پہلے جیل بھیجا ۔ مجھے ان سے کوئی عداوت نہیں ۔ لیکن میں وہ طاقت مانگتا ہوں ۔ کہ جب لارڈ ریڈنگ کوئی جرم کریں ۔ تو میں بھی انہیں جیل بھیج سکوں ۔ میں درجہ مستعمرات کے حصول پر اعتقاد نہیں رکھتا ۔ میرا نصب العین مکمل آزادی ہے ۔ اگر ایک جدید نو آبادی نے جنم نہ لیا ۔ اور ہم واپس ہو گئے ۔ تو ہم ایک ایسی نو آبادی میں جائیں گے ۔ جو برطانیہ کے لئے ضائع ہو چکی ہوگی ۔ میں اوروں کی بجائے انگلستان میں صرف ایک شخص پر اعتماد رکھتا ہوں ۔ جو نیک ملکہ وکٹوریہ کا پوتا ہے ۔ اسی کے عہد میں تاریخ کے اندر لکھا جائے گا ۔ کہ جارج سوم نے امریکہ کھو دیا اور جارج پنجم نے ہندوستان حاصل کر لیا ۔ میں اقلیت سے تعلق رکھتا ہوں ۔ لیکن اکثریت کی حکومت کو منظور کرتا ہوں ۔ کیونکہ بعض صوبہ جات میں مسلمانوں کو بھی اکثریت حاصل ہے ۔ خاتمہ پر آپ نے فرمایا ۔ کہ میری یہ تقریر مبسوط اور فیصلہ کن سمجھی چاہیئے ۔ اور میں امید کرتا ہوں ۔ کہ مجھے اس وقت تک تقریر کرنے کے لئے دوبارہ مدعو نہیں کیا جائے گا ۔ جب تک کہ صاحب صدر یہ اعلان نہیں کر دینگے ۔ کہ ہندوستان ایسا ہی آزاد ہے ۔ جیسا کہ انگلستان ۔ سکھوں کے نمائندے سردار اجل سنگھ نے کہا ۔ کہ مندوبین اس وقت تک ہندوستان واپس نہیں جائینگے ۔ جب تک اہل ہند کے مطالبات کا ایسا تصفیہ نہ ہو جائے ۔ جو سب کے لئے تسلی بخش ہو ۔ یعنی قلمرو برطانیہ میں شرکت کا درجہ حاصل نہ ہو جائے ۔ اس لئے میں کانفرنس سے مودبانہ درخواست کرتا ہوں ۔ کہ سکھ قوم کے جائز مطالبات کو نظر انداز نہ کیا جائے ۔ کیونکہ وہی درجہ مستعمرات کی حالت میں ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوں گے ۔ آپ نے مطالبہ کیا ۔ کہ فوج کے اعلیٰ عہدوں کو زیادہ شریعت کے ساتھ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں دیدیا جائے ۔ اور برطانی افواج میں تخفیف کی جائے ۔

——— بمبئی ۲۰ر نومبر ۔ افغان قونصل بمبئی نے حسب ذیل بیان شائع کیا ہے ۔ تار کے ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ ہاشم خاں قونصل جنرل متعینہ تاشقند جو مختصر سی رخصت گذارنے کے بعد ہیڈ کوارٹر کو واپس جا رہا تھا ۔ عاشق آباد (روسی ترکستان) کے نزدیک قتل کر دیا گیا ۔ یہ ہاشم خاں شاہ کابل کا بھائی نہیں ہے ۔

——— نیو دہلی ۔ ۱۹ر نومبر ۔ ۱۵ر نومبر تک کی سیاسی صورت حالات کے متعلق حکومت ہند کا بیان ہے ۔ کہ صوبجات متوسط اور صوبہ دہلی میں صورت حالات نمایاں طور پر ترقی پذیر ہو گئی ہے ۔ بالعموم ہر جگہ پکٹنگ بند ہو گیا ہے ۔ اور محصولات ادا کئے جا رہے ہیں ۔ غرض کانگرس کی تحریک رو بہ زوال ہے ۔

——— تحصیل چونیاں کے ایک گاؤں میں ایک سکھ نے اپنی بیوی کو خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں کی اعانت سے قتل کر کے اس کی نعش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ۔ اور ہانڈی میں اُبال کر ان کی یخنی نکالی ۔ اور اپنے بیلوں کو پلائی ۔ اور مشہور کر دیا کہ بیلوں کو بھیڑیے کی یخنی پلائی گئی ہے ۔

——— پشاور ۲۰ر نومبر ۔ افریدی جرگہ ٹوٹ گیا ۔ قبائل نے حکومت کی شرائط کے مقابلے میں کوئی متبادل شرائط پیش نہیں کیں ۔ اس بات کا اقرار کیا ۔ کہ آئندہ کسی قسم کی شرارت نہیں کرینگے ۔ ان پر سڑکوں کی تعمیر کے لئے خفیف سا جرمانہ کیا گیا ۔ قبائل نے افواج انگریزی کی واپسی پر اصرار کیا ۔

——— لنڈن ۱۸ر نومبر ۔ قبرص سے جہاں شاہ عراق کے والد حسین ابن علی سابق شاہ حجاز بیمار ہیں ۔ ایک سرکاری تار موصول ہوا ہے ۔ جس سے بغداد کی اس اطلاع کی کہ وہ انتقال کر گئے ہیں ۔ تردید ہوتی ہے ۔

——— لدھیانہ ڈسٹرکٹ جیل سے رات کے وقت دو قیدی دیوار پھاند کر بھاگ گئے ۔ جیل میں مرمت ہو رہی ہے ۔ اور اینٹیں احاطہ جیل میں موجود تھیں ۔ قیدیوں نے دیوار کے ساتھ ساتھ اینٹیں چنیں ایک رسہ کہیں سے حاصل کر لیا ۔ اور زمین میں ایک جگہ سے باندھ دیا ۔ اس کے سہارے اینٹوں پر چڑھ کر دیوار پھاند کر بھاگ گئے ۔

——— پہلے مقدمہ سازش لاہور کا سلطانی گواہ ہنسراج دہرہ جان بچانے کے لئے ہندوستان چھوڑ کر لنڈن پہنچ گیا ہے ۔

——— مدراس ۲۰ر نومبر ۔ جنوبی ہندوستانی ریلوے کو سیلاب کی وجہ سے ۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے ۔

——— لاہور ۲۱ر نومبر ۔ آج سنٹرل جیل کے عدالتی کمرے میں مقدمہ سازش لاہور کے ملزموں کو جدید ٹربونل کے روبرو پیش کیا گیا ۔ پولیس کا سخت پہرہ تھا ۔ ملزموں نے عدالت میں آتے ہی انقلاب زندہ باد ۔ گورنمنٹ برطانیہ کو تباہ کر دو ۔ اور بھگت سنگھ زندہ باد کے نعرے لگائے ۔ آج جو ملزم پیش کئے گئے ۔ ان کی کل تعداد سترہ تھی ۔ سرکاری وکیل نے التوائے مقدمہ کی درخواست کی ۔

——— حکومت پنجاب کا ایک بیان مظہر ہے ۔ کہ ۱۹۲۹ء میں حکومت پنجاب نے اپنے چھتر ملازمین کو رشوت اور اس قسم کے دوسرے جرائم کی بنا پر سزا دی ۔ اکتیس سرکاری ملازمت سے برخاست کر دیئے گئے ۔ پانچ پر مقدمہ دائر کر کے انہیں قید کی سزا دی گئی ۔ اور باقیوں کو محکمانہ سزائیں دی گئیں ۔

——— شہر او کلاہوما ۱۹ر دسمبر ۔ شہر بیتھانی میں جو یہاں سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔ ایک ہولناک طوفان باد آیا ۔ جس سے پچیس اشخاص ہلاک ستر مجروح اور دو سو عمارتیں تباہ ہو گئیں ساتھ ہی موسلا دھار بارش سے بازار زیر آب ہو گئے ۔

——— نیو دہلی ۲۱ر نومبر ۔ پولیس نے آج جمعیۃ العلمائے ہند (رانجھانی) کے دفتر کی تلاشی لی ۔ اور ایک مکتوب کی ۱۸ سو کاپیاں ضبط کر لیں ۔ جس میں مولوی محمود الحسن دیوبندی کی طرف سے مسلمانوں کو سول نافرمانی کی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی گئی تھی ۔

——— سورت ۲۰ر نومبر ۔ گذشتہ شب ہز ہائی نس مہدی ابراہیم محمد یعقوب خاں والیٔ ریاست سچین کا انتقال ہو گیا ۔

——— لنڈن ۲۰ر نومبر ۔ سر ہربرٹ سٹینڈلے جنوبی افریقہ میں سلطنت متحدہ برطانیہ کے پہلے ہائی کمشنر مقرر کئے گئے ہیں ۔

——— لارڈ ہارڈنگ جو ہندوستان کے وائسرائے رہ چکے ہیں ۔ ۲۸ر نومبر کو بمبئی پہنچیں گے ۔ دہلی جانے سے پہلے آپ کا احاطہ مدراس اور ریاست حیدرآباد کا دورہ کرنے کا ارادہ ہے ۔

——— جیسور ۲۱ر نومبر ۔ آج علی الصبح ایک ہی وقت پر ڈسٹرکٹ پولیس تھانہ میں دو اور ایک سی ۔ آئی ۔ ڈی انسپکٹر کی جائے رہائش پر چار بم پھینکے گئے ۔ مگر نہ تو کوئی شخص مجروح ہوا اور نہ ہی کوئی اور نقصان ہوا ۔ تین بم نہیں پھٹے تھے ۔ کئی مکانات کی تلاشیاں ہوئیں ۔ ایک پلیڈر ۔ اس کا کلرک اور ایک تاجر گرفتار کر لئے گئے ۔

——— لنڈن ۲۰ر نومبر ۔ گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے جو نمائندے آئے ہوئے ہیں ۔ ان میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے ۔ کہ کل رات سر مالکم ہیلی اور دوسرے سرکاری مشیروں کے درمیان جو اجلاس منعقد ہوا تھا ۔ اس کے بعد حکومت ہند سے بحری تار کے ذریعہ یہ دریافت کیا گیا ہے ۔ کہ وہ فیڈریشن کی سکیم کے متعلق اپنے خیالات بیان کرے ۔

——— نیو دہلی ۲۰ر نومبر ۔ ہز ایکسیلنسی سر ولیم برڈوڈ کمانڈر انچیف افواج ہند ۲۵ر نومبر کو دہلی سے روانہ ہو جائینگے ۔ اور ۲۹ر نومبر کو جہاز سنٹوا سے عازم ولایت ہوں گے ۔ سر ولیم چیٹوڈ ۲۹ر نومبر کو دہلی میں وارد ہوں گے ۔

——— لنڈن ۲۰ر نومبر ۔ نیلسن لائن کا ایک جہاز جس کا وزن ۱۴ ہزار ٹن تھا ۔ ساحل [illegible] کی چٹانوں سے ٹکرا کر [illegible] پر چڑھ گیا ۔ اس میں [illegible] مسافر سوار تھے [illegible] امداد [illegible] کوئی نقصان نہیں ہوا ۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)